ٹیلیفون نمبر ۳۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

یوم پنجشنبہ

الفضل

قادیان

قیمت سالانہ ۱۸ روپے ۔ ماہوار ۱½ روپیہ

جلد ۳۵ | ۱۱ ماہ تبوک ۱۳۲۶ ہش | ۲۵ شوال سنہ ۱۳۶۶ھ | ۱۱ ستمبر سنہ ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۱۱

مدینۃ المسیح

۱۰ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق تازہ ترین اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو درد نقرس کی تکلیف ہوگئی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بہت زیادہ نقاہت ہوگئی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ملفوظات سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

عُسر کے شدید دَور کے بعد ہی اللہ تعالیٰ کی نصرت آتی ہے

"اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فان مع العسر یسرا۔ ان مع العسر یسرا۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ تم پر تنگیاں ہیں۔ بے شک تنگیاں ہیں۔ مگر یاد رکھو ایک عسر کے مقابلہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے تمہارے لئے دو یُسر مقرر ہیں۔ عسر کے ساتھ الف۔ لام یہ بتانے کے لئے لگایا گیا ہے۔ کہ ایک عسر ہے اور پھر دو یسر۔ پس العُسر سے مراد ایک تنگی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے۔ کہ مومن کی ایک تنگی کے مقابلہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے دو سکھ آتے ہیں۔ تنگی تو اس دنیا میں آتی ہے۔ مگر سکھ مومن کو اس جہان میں بھی حاصل ہوتا ہے۔ اور اگلے جہان میں بھی۔ یہ راستہ ہے۔ جو مومن کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ اگر تم اپنے آپ کو مومن سمجھتے ہو۔ تو کیا یہ ہوسکتا ہے۔ کہ اس راستہ سے تمہیں گزرنا نہ پڑے۔ اگر کوئی شخص اس عسر میں سے گزرے بغیر یسر کا متمنی ہے۔ تو اس سے زیادہ بیوقوف اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ ہماری جماعت میں اس قسم کے ہیں۔ کہ وہ سمجھتے ہیں۔ ہمارا کام صرف اتنا ہی تھا۔ کہ ہم نے احمدیت کو قبول کرلیا۔ اس کے بعد اگر وہ ذرا سا بھی ابتلا دیکھیں۔ تو جھٹ کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی نصرت کیوں نہیں آتی۔ ان کی مثال بالکل ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے بچے بعض دفعہ رات کو جب سوتے ہیں۔ تو ان کی والدہ انہیں کہتی ہے۔ تم اس وقت سو جاؤ۔ صبح ہوگی۔ تو تمہیں مٹھائی دونگی۔ وہ یہ سنکر آنکھیں بند کرلیتے ہیں۔ اور تھوڑی دیر کے بعد آنکھیں کھول کر کہتے ہیں۔ اماں کیا اب تک صبح نہیں ہوئی۔ ہمیں مٹھائی کب دوگی۔ یہ بھی جب ذرا سا ابتلا دیکھتے ہیں۔ فوراً کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ وہ نصرت کے وعدے کیا ہوئے۔ حالانکہ نہ یہ امتحان امتحان ہیں۔ اور نہ یہ ابتلا ابتلا ہیں۔ یہ تو ایسے ہی ہیں جیسے راہ چلتے ہوئے کسی کے پاؤں میں کانٹا چبھ جائے۔ جس ابتلا کا نام خدا تعالےٰ نے عسر رکھا ہوا ہو۔ وہ معمولی عسر نہیں ہوسکتا۔ اور نہ معمولی تکالیف سے ایمان کی آزمائش ہوسکتی ہے۔ جس طرح سونا کٹھالی میں ڈالا جاتا ہے۔ اسی طرح مومن جب تک مصائب و شدائد کی کٹھالی میں نہ ڈالا جائے۔ اس کا حقیقی حسن ظاہر نہیں ہوتا۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ جب انسان اس عسر میں سے گزر جاتا ہے۔ تو اس وقت اس کے اطمینان اور سکون کی کوئی حد نہیں رہتی۔ کیونکہ وہ خدا تعالےٰ کے ہاتھوں میں چلا جاتا ہے۔ اور اس کی رضا اور محبت کا مقام اسے حاصل ہوتا ہے۔ مگر اس مقام کے حصول سے پہلے جن قربانیوں کی ضرورت ہے۔ وہ ایسی ہیں۔ کہ انسان ان میں یسر کو بھول جاتا ہے۔ عسر آتا ہے۔ اور ایسا شدید عسر آتا ہے۔ کہ انسان یہ سمجھنے لگتا ہے۔ کہ اب یُسر پھر کبھی آ ہی نہیں سکتا۔ وہ خیال کرنے لگتا ہے۔ کہ اس کی ترقیات کے تمام وعدے موہوم ہیں۔ اور وہ گھبرا کر کہتا ہے۔ کہ الٰہی تیری مدد کہاں گئی۔ پس جب تک انسان ایسے عُسر میں سے نہ گزرے۔ کہ ترقیات کے تمام وعدے اسے موہوم نظر آئیں۔ ایمان اسے کہتا ہو۔ کہ یسر آئے گا۔ لیکن عقل اُسے کہتی ہو کہ یہ سب خیالی باتیں ہیں۔ اب یسر نہیں آسکتا۔ جب تک انسانی عقل اور انسانی دانش صاف لفظوں میں اسے یہ سنا دے۔ کہ یہ سب جھوٹی باتیں ہیں۔ صرف ایمان کہتا ہو۔ کہ گو عقل اس بات کو ماننے سے انکار کرتی ہے۔ کہ اتنے عُسر کے بعد یسر بھی آسکتا ہے۔ مگر میں جانتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ کا وعدہ پورا ہو کر رہیگا۔ اس وقت تک اللہ تعالےٰ کی محبت کا اعلےٰ مقام انسان کو حاصل نہیں ہوتا۔ یہی وہ عسر کا مقام ہے۔ کہ جب اس پر انبیاء اور ان کی جماعتیں پہنچتی ہیں۔ تو وہ کہہ اٹھتی ہیں۔ کہ متٰی نصر اللّٰہ اور خدا تعالےٰ قرآن مجید میں بیان کرتا ہے۔ کہ جب خدا کے رسول اور ان کی جماعتیں یہ کہتی ہیں۔ کہ متٰی نصر اللّٰہ۔ اے خدا تمہارا نصر اللہ کہاں ہے۔ اس وقت ہم کہتے ہیں۔ کہ الا ان نصر اللّٰہ قریب۔ خدا کی مدد تو قریب ہی ہے۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جب عسر کا شدید دور آتا ہے۔ اتنا شدید کہ نصر اللہ کا مقام انسان کی نگاہ سے غائب ہو جاتا ہے۔ تب خدا تعالےٰ کی مدد آتی اور مومنوں کو مشکلات سے رہائی دیتی ہے۔ لیکن جب تک یہ مقام حاصل نہ ہو۔ بلکہ مقام نصر اللہ ہر شخص کو نظر آرہا ہو۔ اس وقت تک غیر معمولی مدد کس طرح آسکتی ہے۔"

(الفضل ۱۹ اکتوبر سنہ ۳۵ء)

ہمارا ہتھیار صرف دعا ہے

۲۶ جون ۱۹۰۶ء۔ فرمایا۔ "میں اپنی جماعت سب لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ یہ دن بہت نازک ہیں۔ خدا سے ہراساں و ترساں رہو۔ ایسا نہ ہو کہ سب کیا ہوا برباد ہو جائے۔ اگر تم دوسرے لوگوں کی طرح بنوگے۔ تو خدا تم میں اور ان میں کچھ فرق نہ کریگا۔ اور اگر تم خود اپنے اندر نمایاں فرق پیدا کروگے۔ تو پھر خدا بھی تمہارے لئے کچھ فرق نہ رکھیگا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی-اے ایل-ایل-بی۔ بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

جنگ احزاب کے سبق آموز واقعات

از جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل

(۳)

اس لڑائی میں (خندق عبور کرنے کی کوشش میں) عرب کا مشہور پہلوان عمرو بن عبدوُد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں قتل ہوا۔ یہ مشہور پہلوان عربوں کے نزدیک ایک ہزار سپاہی کے برابر تھا غرض محاصرہ لمبا ہوتا گیا اور خطرات بڑھتے چلے گئے ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رؤسار انصار حضرت سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ کو بلا کر ان سے مشورہ طلب کیا کہ اگر قبیلہ غطفان کو مدینہ کے محاصل سے کچھ حصہ دیکر اس جنگ کو ٹالدیا جائے تو کیا یہ بہتر نہ ہوگا۔ اس پر دونوں سردار یکزبان ہو کر بولے کہ اگر یہ تجویز وحی الٰہی کے مطابق ہے تو بسم اللہ ورنہ ہمارا مشورہ یہ ہے کہ خدا کی قسم ان خونخوار درندوں کو ہم سوائے تلوار کی دھار کے اور کچھ نہیں دینگے۔ آپ اس بات کے اظہار سے دراصل انصار کی جو مدینہ کے اصل باشندے تھے رائے لینا چاہتے تھے کہ کہیں وہ اس لمبے محاصرہ سے اکتا تو نہیں گئے۔ چنانچہ یہ جواب سن کر آپ نے خوشی سے انکے مشورہ کو قبول کیا اور جنگ جاری رہی۔ یہ جنگ حد درجہ پریشان کن تھی اور دل دماغ اور اعصاب پر تسلسل خطرات اور تواتر صدمات کے باعث بُرا اثر ڈالنے والی جنگ تھی حضرت ام سلمہ رضؓ فرماتی ہیں کہ

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت سے غزوات میں رہی ہوں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جس قدر تکلیف دہ یہ غزوہ تھا ایسا اور کوئی غزوہ نہ تھا اس غزوہ خندق میں آپ کو بے انتہا تکلیف اور پریشانی اٹھانی پڑی۔ اور صحابہ کرام کو بھی سخت مصائب کا سامنا کرنا پڑا اور یہ دن تھے بھی سخت سردی اور مالی تنگی کے۔

گو شہر میں مستورات اور بچے اکٹھے کر دئے گئے تھے۔ مگر وہ بھی چنداں محفوظ نہ تھے انکی حفاظت کیلئے سپاہی میسر نہ تھے۔ صرف چند ایسے مرد نگران تھے جو لڑائی میں شامل ہونے کے ناقابل تھے۔ یہودیوں نے ایک سکیم کے ماتحت اس حصہ پر حملہ کرنے کی تجویز کی۔ چنانچہ پہلے انہوں نے ایک سپاہی کو جاسوس بنا کر حالات معلوم کرنے کے لئے آگے بھیجا جب وہ قریب پہنچا تو حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں اسے اسطرح عورتوں کی طرف آتے دیکھ کر حضرت حسان سے جو اسوقت پہرہ پر مقرر تھے کہا کہ یہ معاند یہودی ہے اور ضرور جاسوسی کرنے آیا ہے۔ اسے قتل کردو ورنہ یہ واپس جاکر کوئی فتنہ برپا کر دیگا۔ مگر حضرت حسان کو اپنی طبعی کمزوری کیوجہ سے اسے مارنے کی ہمت نہ ہوئی۔ اس پر اس بہادر خاتون نے خیمہ کی ایک چوب اٹھا کر اس کے سر میں اس زور سے ماری کہ وہ چکرا کر گر پڑا اور پھر نہایت ہوشیاری سے اس کا سر کاٹ کر قلعہ کی دیوار کے دوسری طرف کہ جہاں یہودی حملہ کرنے کے لئے جمع ہو کر آ رہے تھے پھینکدیا۔ ان کی اس تدابیر سے یہود نامسعود مرعوب ہو کر واپس لوٹ گئے اور انہوں نے یہ سمجھا کہ شاید عورتوں کی حفاظت کے لئے کافی سپاہ موجود ہے۔

آلام و مصائب کی ان گھڑیوں میں تمام صحابہ رضؓ اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاص طور پر دعاؤں میں لگے ہوئے تھے۔ اس موقعہ کی ایک خاص دعا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اَھْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰھُمَّ اَھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ وَزَلْزِلْھُمْ (بخاری) یعنی اے قانون کو اتارنے والے اور اے جلد حساب لینے والے خدا ان جتھوں کو توڑ دے اے اللہ ان کو شکست دے اور ان ظالموں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما اور اے آقا تو ان سفاکوں پر زلزلہ وارد کر۔ ظاہری طاقتوں اور دنیاوی اسباب کے لحاظ سے مسلمان عرب جتھوں کے مقابلہ میں بہت کمزور تھے لیکن خداوند تعالیٰ پر انہیں کامل توکل اور پورا بھروسہ تھا چنانچہ اس نے اپنی قدرت کا ایک کرشمہ اس رنگ میں ظاہر فرمایا کہ ایک شخص نعیم بن مسعودؓ جو قبیلہ اشجع سے تعلق رکھتا تھا۔ جو دل میں مسلمان تھا لیکن ابھی کفار کو اس کے اسلام کا پتہ نہ تھا مدینہ پہنچنے میں کامیاب ہو گیا اپنی اس حیثیت سے فائدہ اٹھانے کا اس نے ارادہ کر لیا اور کمال دانائی سے ایک ایسی تدبیر کی جس نے جنگ کا پانسہ پلٹ کر رکھدیا۔ اس نے تدبیر یہ کی کہ پہلے بنو قریظہ کے پاس گیا اور انہیں جا کر کہا کہ تم نے قریش و غطفان کے ساتھ مل کر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے جو بدعہدی کی ہے۔ بہت برا کیا ہے۔ وہ لوگ تو چند دنوں کے مہمان ہیں۔ اور آخر تنگ آکر واپس چلے جائینگے۔ مگر تم نے یہاں رہنا ہے اور آخر تمہارا واسطہ مسلمانوں سے پڑنا ہے۔ تم یاد رکھو کہ قریش و غطفان یہاں سے چلے جائینگے اور تمہیں مسلمانوں کے رحم و کرم پر چھوڑ جائیں گے۔ تم کم از کم اتنا تو کر لو کہ ان سے کہو کہ بطور یرغمال وہ اپنے کچھ آدمی تمہارے حوالے کر دیں۔ تاکہ تمہیں اطمینان رہے۔ اور وہ اس کی وجہ سے تمہارے ساتھ کوئی غداری نہ کر سکیں بنو قریظہ کے سرداروں کو نعیم کی یہ بات پسند آئی اور وہ یرغمال کے مطالبہ پر آمادہ ہو گئے انہیں تیار کر لینے کے بعد نعیم سیدھے قریش کے سرداروں کے پاس پہنچے اور انہیں جا کر بتایا کہ یہود اس بات سے خائف ہیں۔ کہ کہیں تم انہیں چھوڑ کر چلے جاؤ اور وہ لچر تیں خراب ہوں اس لئے تم سے یرغمال کا مطالبہ کرینگے مگر تم ایسا نہ کرنا اگر تم نے ایسا کیا تو وہ یرغمال مسلمانوں کے حوالے کر کے تم سے غداری کریں گے۔ اور تمہیں بہت بڑا نقصان پہنچے گا۔ نعیمؓ نے یہی باتیں قبیلہ غطفان سے کہیں یہ وہ وقت تھا کہ قریش و غطفان ایک متحدہ حملہ کی تجویز کر رہے تھے اور اس کی اطلاع انہوں نے بنو قریظہ کو بھی کر دی تھی۔ کہ کل ایک متحدہ حملہ کے لئے تیار ہو جاؤ ہم باہر سے اور تم اندر سے بیک وقت مسلمانوں پر ایک ایسا ہلہ بول دو۔ کہ اس کے بعد کسی دوسرے حملہ کی حاجت نہ رہے۔ اور مسلمانوں کا صفایا ہو جائے۔ بنو قریظہ نے سن کر یہ جواباً کہلا بھیجا کہ کل ہمارا سبت کا دن ہے اس لئے ہم تو اس حملہ میں شریک نہیں ہو سکتے اور پھر جب تک تم ضمانت کے طور پر کچھ آدمی ہمارے حوالہ نہ کرو۔ تب تک ہم تمہیں کسی قسم کی مدد نہیں دے سکتے۔ جب قریش و غطفان نے یہود کا یہ جواب سنا تو فوراً انہیں نعیم کی بات یاد آگئی اور سمجھ گئے کہ یہود غداری پر تلے ہوئے ہیں۔ انہوں نے بھی جواباً کہلا بھیجا کہ تم نے ہماری مدد کرنی ہے تو سیدھی طرح کرو ورنہ ہم کوئی یرغمال وغیرہ دینے کے لئے تیار نہیں بنو قریظہ بھی یہ جواب سنکر تاڑ گئے۔ کہ واقعی نعیم نے سچ کہا تھا کہ قریش و غطفان ضرور ہم سے دھوکہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالےٰ نے ایک شخص کی تدبیر سے مسلمانوں کے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کی متحدہ طاقت کو پاش پاش کر دیا۔ پھر حسن اتفاق دیکھئے کہ اس رات ایک سخت آندھی کیوجہ سے کفار کی آگیں بجھ گئیں اور ان کے خیمے اکھڑ گئے۔ ریت اور کنکر کے طوفان نے ان کی آنکھوں اور نتھنوں کو بھر دیا۔ اور ایک عجیب قسم کی بدحواسی میں یکے بعد دیگرے سب قبائل راتوں رات بھاگ کھڑے ہوئے اور صبح ہوتے ہی سامنے کے میدان میں سوائے ٹوٹی پھوٹی ہانڈیوں بکھرے ہوئے سامانوں اور پھٹے ہوئے خیموں کی دھجیوں کے کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو الہام الٰہی کے ذریعہ کفار کی یہ حالت معلوم ہو چکی تھی۔ الغرض بیس دن کے بلاخیز محاصرہ کے بعد مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ کی خاص مدد اور ان کی بے نظیر شجاعت اور قربانی کی وجہ سے خونخوار دشمن سے نجات ملی۔ یہود کا بھی اس کے بعد مدینہ سے صفایا ہو گیا۔

الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ستمبر ۱۸۹۶ء "یہ ابتلا کا وقت ہے اور اصطفا کا وقت ہے۔ اور عذاب کا وقت مجرموں کے سر پر ہے۔ کبھی نہیں ٹل سکتا۔ اور اے اس مامور کی جماعت سست مت ہو جانا اور غم میں نہ پڑ جانا۔ اور بالآخر غلبہ تمہیں کو ہے۔ اگر تم ایمان پر ثابت رہو گے"

تذکرہ ۲۷۵

۱۹ اپریل ۱۹۰۵ء فرمایا کہ میں اپنی جماعت کیلئے اور پھر قادیان کے لئے دعا کر رہا تھا تو یہ الہام ہوا۔

(۱) "زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے ہیں"

(۲) "فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيقًا"

ترجمہ: پس پیس ڈال ان کو خوب پیس ڈال

فرمایا میرے دل میں آیا کہ اس پیس ڈالنے کو میری طرف کیوں منسوب کیا گیا ہے۔ اتنے میں میری نظر اس دعا پر پڑی۔ جو ایک سال ہوا بیت الدعا پر لکھی ہوئی تھی اور وہ دعا یہ ہے۔

يَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَائِي وَمَزِّقْ أَعْدَاءَكَ وَأَعْدَائِي وَأَنْجِزْ وَعْدَكَ وَانْصُرْ عَبْدَكَ وَأَرِنَا أَيَّامَكَ وَشَهِّرْ لَنَا حُسَامَكَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْكَافِرِينَ شَرِيرًا۔

(ترجمہ:۔ اے میرے رب تو میری دعا کو سن۔ اور اپنے دشمنوں کو اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ اور اپنے وعدوں کو پورا کر۔ اور اپنے عبد کی نصرت فرما۔ اور ہمیں اپنے ایام دکھا۔ اور ہمارے لئے اپنی تلوار کو تیز کر دے۔ اور کافروں میں سے ایک شریر کو بھی نہ چھوڑ۔)

اس دعا کو دیکھنے اور اس الہام کے ہونے سے معلوم ہوا کہ یہ میری دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔

(تذکرہ ص ۵۴۲)

دارالشیوخ کی اعانت

دارالشیوخ جماعت کے یتیموں مسکینوں معذوروں اور بیوگان کی پرورش اور امداد کا مرکزی ادارہ ہے۔ جس کے اخراجات صدقہ و خیرات اور احباب جماعت کی طرف سے دیگر ہر قسم کی امداد سے چلتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ آپ صاحبان کو علم ہے اس وقت باہر سے آنے والی ہر قسم کی امداد بند ہے۔

اس لئے میری گذارش ہے کہ احباب قادیان اس نازک وقت میں اس مستحق امداد قومی ادارہ کی امداد کے لئے دست تعاون بڑھائیں۔ اور نقد جنس اور پارچات وغیرہ کی شکل میں جو امداد بھی کر سکتے ہیں اس سے دریغ نہ فرمائیں۔ اس طرح بھی یہ دن صدقات کے ہیں۔

اللہ تعالےٰ آپ سب کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔ اور آپ کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔

سیکرٹری دارالشیوخ کمیٹی

نادہندگان چندہ کے متعلق ضروری اعلان

احباب جماعت کو معلوم ہوگا کہ مجلس مشاورت منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ جو لوگ نادہند ہیں۔ آئندہ ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ نہ کیا جائے۔ بلکہ مناسب تعزیری کارروائی کی جائے اور جن سے متواتر تین سال چندہ وصول نہیں ہوا۔ ان کی رپورٹ فوراً مرکز میں کی جائے۔ البتہ اس قسم کی مرکز میں رپورٹ کرنے سے ایک ماہ پیشتر افراد متعلقہ کو امیر یا پریذیڈنٹ باقاعدہ نوٹس دیا کریں۔ کہ اگر انہوں نے اصلاح نہ کی۔ تو ان کے متعلق مرکز میں رپورٹ کی جائے گی۔ (اگر کوئی جواب یا معذرت ایسے احباب کی طرف سے موصول ہو تو اس کو رپورٹ کے ساتھ شامل کر دیا جائے۔)

چنانچہ حضور کا یہ ارشاد اخبار میں شائع کر کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی رہی ہے کہ وہ اس کے متعلق ضروری کارروائی کریں۔ بعض جماعتیں محض اس خیال سے کہ نادہند احباب ناراض نہ ہوں یا بعض اوقات ان کے اخراج از جماعت کی نوبت نہ آ جائے۔ کوئی تعزیری کارروائی نہیں کرتیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ حسب فیصلہ محولہ بالا اس قسم کے پرانے اور عادی نادہندوں کو اولاً سمجھانے کی کوشش کرنا۔ اور پھر حسب ضرورت ان کے خلاف نظارت امور عامہ میں رپورٹ کرنا ان کے فرائض میں داخل ہے۔

اس کے علاوہ جو رپورٹ نظارت امور عامہ میں کی جائے۔ چاہیئے کہ اس کی ایک نقل فوراً نظارت ہذا کو بھی بھیجی جایا کرے۔

نظارت بیت المال

قادیان کے متعلق برطانیہ کے اسلامی حلقوں میں اضطراب

رائٹر کی طرف سے حسب ذیل تار اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ (ایڈیٹر)

لنڈن ۹ ستمبر لنڈن کے اسلامی حلقوں میں قادیان کی سلامتی کے بارے میں تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ لنڈن مسجد کے امام مسٹر ایم۔ اے باجوہ نے بتایا کہ اس سلسلہ میں محکمہ تعلقات دولت مشترکہ۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن گورنر جنرل ہندوستان اور پنڈت جواہر لال نہرو ہندوستانی وزیر اعظم کی خدمت میں درخواستیں ارسال کی گئی ہیں۔ کہ قادیان کی حفاظت کی ضمانت دی جائے۔ برطانوی ہائی کمشنر مقیم نئی دہلی نے اطلاع دی ہے کہ ابھی تک قادیان محفوظ ہے۔ لیکن دوسرے ذرائع سے جو اطلاعات پہنچی ہیں وہ بہت تشویشناک ہیں۔ قادیان بیرونی دنیا سے بالکل بے تعلق ہو چکا ہے۔

(بحوالہ الہ آباد ٹائمز وقت)

پاکستان کی فوج قادیان میں مسلمانوں کی حفاظت کرے

معزز معاصر انقلاب ۱۰ ستمبر میں حسب ذیل نوٹ شائع ہوا ہے (ایڈیٹر)

"قادیان کے نواحی علاقے میں سکھوں نے متعدد دیہات میں تباہی پھیلا رکھی ہے مسلمانوں کو قتل اور ان کی جائدادوں کو برباد کیا جا رہا ہے۔ اہل قادیان کو حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہر وقت صبر و سکون اور توکل علی اللہ کی تلقین فرما رہے ہیں۔ لیکن مسلمانان پاکستان کا مطالبہ یہ ہے کہ خطرے کے سدباب کے لئے فی الفور پاکستانی فوج قادیان کی حفاظت کے لئے مقرر ہونی چاہیئے"

قادیان میں فوراً ریلیف کیمپ قائم کیا جائے

معزز معاصر احسان (۵ ستمبر) میں حسب ذیل ایڈیٹوریل نوٹ شائع ہوا ہے۔ (ایڈیٹر)

قادیان میں اس وقت بیس ہزار کے قریب پناہ گزیں جمع ہیں۔ سکھوں نے آٹھ آٹھ نو نو میل تک مسلم دیہات کو تباہ کر دیا ہے۔ اور پھر قادیان کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ راشن کا بھی شدید خطرہ ہے۔ مغربی پنجاب کی حکومت وہاں فوراً ریلیف کیمپ قائم کرے۔ اور جلد از جلد وہاں پاکستان کی فوج مقرر کی جائے۔ تا پناہ گزینوں کو جانی اطمینان ہو جائے۔

مسٹر گاندھی فی الحال پنجاب نہیں آ رہے

نئی دہلی ۱۰ ستمبر آج گاندھی جی نے نئی دہلی اور پرانی دہلی کے فساد زدہ علاقوں کا دورہ کیا۔ آپ پناہ گزینوں کے بعض کیمپوں میں بھی گئے۔ اور وہاں پناہ گزینوں سے بات چیت کی۔

آپ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ دہلی کے فسادات کے متعلق جو کچھ میں نے سُنا۔ اور دیکھا ہے۔ اس کی بنا پر میں سمجھتا ہوں کہ میں ابھی پنجاب نہیں جا سکتا۔ اور مجھ کو یہاں پر ہی ٹھہرنا پڑیگا۔ ہندوستان کے دار السلطنت میں امن بحال کرنے میں ہم کو اپنی جان تک لڑا دینی چاہیئے۔ جو لوگ فساد کرنے پر آمادہ ہیں۔ اُن کو چاہیئے کہ ان حرکتوں سے باز آ جائیں۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ آج دہلی میں حالت بہتر ہے۔ اگرچہ شہر کے بعض حصوں میں کشیدگی پائی جاتی ہے۔ بعض دکانیں بھی کھل گئی ہیں۔ فسادات کی روک تھام کے سلسلے میں دہلی اور نئی دہلی کو کئی حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ہر ایک علاقے میں ایک سپیشل کمشنر اور بعض مقامی لیڈر اس کے ذمے وار ہوں گے

پناہ گزینوں کو کام پر لگانے کی سکیم

لاہور ۱۰ ستمبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے پناہ گزینوں کو کام پر لگانے کی سکیم تیار کر لی ہے۔ پناہ گزینوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ اگر وہ ملازمت اختیار کرنا چاہتے ہوں تو Employment Exchange کے دفتر میں رپورٹ کریں۔ کوشش کی جائیگی۔ کہ ان کو مناسب حال کام پر لگایا جائے۔ جو لوگ خود اپنے طور پر کام کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو بھی مناسب جگہوں پر پہنچانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

آج کل بہت سے کارخانے اس لئے بند پڑے ہیں۔ کہ مالکان چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ اگر وہ جلد ہی واپس نہ لوٹے۔ تو پھر ان کے کارخانے بعض مناسب تجربے کار حصہ داروں کے حوالے کر دیئے جائیں گے۔ اور ان میں ملازمین رکھنے کے لئے پناہ گزینوں کو ترجیح دی جائے گی۔

پاکستان کیلئے چھ ہزار ٹن کوئلہ

کراچی ۱۰ ستمبر۔ پاکستان گورنمنٹ کے استعمال کے واسطے چھ ہزار ٹن کوئلے کا ایک جہاز کراچی پہنچ گیا ہے۔ کوئلے کے متعلق ریلوے بورڈ اور پاکستان حکومت کے درمیان جو تصفیہ ہوا ہے۔ اس کے مطابق یہ پہلا جہاز ہے۔ جو کراچی پہنچا ہے۔